ایک دن تمہارے ساتھ

ثناثنا کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

ایک دن تمہارے ساتھ

از ثناثنا

طویل سڑک پر اُگے پیچھے چلتے وہ دونوں کافی دور نکل ائے تھے عنایہ جو سر جھکائے ناراض سی پیچھے پیچھے چل رہی تھی - اس نے سر اٹھا کر چند قدم آگے چلتے موسیٰ کو دیکھا تھا اونچا لمبا موسیٰ اس کے لی ئے دیوار کا کام کررہا تھا مگر عنایہ جس ذہنی کیفیت کا شیکار تھی وہ کسی طرح کی دیوار کومزید اپنے راستے میں برداشت کرنے کے حق میں نہیں تھی اس لیے اس نے غصے سے اپنے قدموں کی رفتار تیز کی اور موسی کو کراس کرتی آگے نکل گئ- بے خیالی میں چلتے موسی نے چونک کر اس کی دیکھا اور پھر کندھے آچکا کر رہ گیا- عنایہ نے فخریہ انداز میں مڑ کر اس کی طرف دیکھا مگر موسی پر اپنی حرکت کا کوئ اثر نہ دیکھ کرء اس کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور قدموں کی رفتار ہلکی ہو گئ- اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے- دور سے کوئ دیکھتا تو یہ ہی سمجھتا کہ دو محبت کرنے والےء تیز دھوپ میں خوار خوار ہونے کے لیے سڑک ناپ رہے تھے- مگر اصل کہانی تو کچھ اور تھی - ہم کب تک ایسے ہی چلتے رہے گے سڑک

کے کنارے لگے گھنے سائے دار درخت کے نیچے رک کر سانس درست کرتی عنایہ نے

پوچھا جب تک منزل نہیں آجاتی موسی نے سنجیدگی سے کہا عنایہ نے سر اٹھا کر اس کی

طرف دیکھا عام سے حلیے میں بھی وہ اس کی نظر کو بھا رہا تھا یہ کم بخت محبت بھی نا عنایہ نے

تپ کر خود کلامی کی تو اپنی سفید شرٹ کی آستین فولڈ کرتے موسیٰ نے حیرانی سے اس کی

طرف دیکھا جو خود سے ہی الجھ رہی تھی کہیں دماغ پہ اثر تو نہیں ہو گیا موسیٰ نے فکر مندی

سے دل کو عزیز بیوی کی طرف دیکھاء پہلے کب دماغ ٹھیک تھا؟ اندر سے پھر شیطان نے

میاں بیوی کو لڑانے کے لیے آواز لگائی تو موسیٰ نے فوراًا لنفی میں سر ہلایا۔اب اور نہیں

موسیٰ نے فوراًا عوذ باللہ پڑھ کے شیطان کو بھگانے کی کوشش کی تھی کیا اور نہیں؟ اپ کا

گھر تو یہاں سے اتنا دور ہے ہم پیدل کیسے جائے گے عنایہ نے جھنجھلا کر کہا تو موسیٰ نے

سنجیدہ نظر اس پر ڈالی تمہیں کیا مسئلہ ہے ٹرالی بیگ تو میرے پاس ہے تم آرام سے چلتی رہو

موسیٰ نے منہ بنا کر کہا تو عنایہ نے اسے گھورا بہت مہربانی! یہ ٹرالی بیگ بھی میں گھسیٹ

سکتی ہوںء ء عنایہ نے فوراً کہا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی موسیٰ نے اطمینان سے کہا اور

ہاتھ جھاڑتا آگے چل پڑا حد ہے بے مروتی کی عنایہ نے چڑ کر کہا مگر موسیٰ بے نیازی سے

آگے چلتا رہا۔ٹرالی بیگ کو ھینڈل سے پکڑ کر گھسیٹتی عنایہ نے غصہ سے شوہر کی طرف

دیکھا اگر آج مجھے وہ سب سے پیاری رائٹرز مل جائے جن کی کہانیاں طویل دوپہروں خاموش راتوں میں چھپ چھپ کر پڑھی ہے تو میں ایک بار ہاتھ جوڑ کر ان سے ضرور درخواست کروں گی کہ بہنو خدا کے واسطے ہیرو کو ہیرو ہی رہنے دیا کریں جس طرح اپنی کہانی میں اکھٹا ہیرو کا دل فریب نوشہ پیش کرتی ہوں بد تمیز بد زبا نہتھ چھچھٹ ہیرو کے پیچھے حسین ہیروئن کے ساتھ ساتھ میری جیسی نازک اور کچے ذہن کی لڑکیوں کو بھی خوار کرتی ہیں ایسا بد دماغ شخص تو کچھ دیر کے لیے برداشت نہیں ہوتا ساری زندگی وہ ہیروئن کیسے برداشت کرتی اور اس کے عشق میں آہیں بھی بھرتی ہو گی حد ہے یار ان ناولز اور کہانیوں کی وجہ سے آج کا دن دیکھنا پڑ رہا ہے_

عنایہ نے حسب معمول اونچی آواز میں خود کلامی کی تو موسیٰ رکا اور مڑ کر ایک سنجیدہ نظر اس پر ڈالی۔۔ محبت کرنے پر افسوس ہے یا محبت کی شادی پہ؟" موسیٰ کا لہجہ طنزیہ تھا۔ عنایہ ٹھٹک گئ۔ فلحال تو افسوس میکے سے خالی پیٹ نکلنے پہ کو ریا ہے۔ دن کے دس بج رہے ہیں اور میں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔۔

عنایہ نے بے یقینی سے کہا تو موسیٰ پریشان ہو گیا۔"تم بھی بے وقوف ہو۔آنٹی نے اتنی بار کہا تھا کہ ناشتہ کیے بغیر مت جاؤ مت جاؤ مگر تم سنتی کس کی ہو موسیٰ نے جھنجھلا کر آس پاس نظر دوڑائی تاکہ اس کی بھوک مٹانے کا فوری بندوبست کر سکے۔

آپ کی اماں کی تو سن لیتی ہوں نا!۔

عنایہ نے طنزیہ انداز میں کہا تو موسیٰ نے اس پر نظر ڈالی اور پھر سڑک کراس کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کے ساتھ ٹرالی بیگ کا ہینڈل بھی پکڑ لیا تھا۔

اگر میری امی کی سن لیتی تو دل میں شکوہ نہ رکھتی۔احتیاط سے سڑک کراس کرتے موسیٰ نے کہا تو عنایہ کچھ کہتے ہوئے چپ کر گئ۔سڑک کنارے ایک ہوٹل تھا۔جہاں ابھی ناشتہ چل رہا تھا

ہم یہاں ناشتہ کریں گے؟عنایہ نے حیرانی سے ایک عام اور سستے سے ہوٹل کو دیکھتے ہوئے کہا تو موسیٰ نے بے بسی سے مسکرا دیا۔کیا کروں!جیب میں زیادہ پیسے نہیں ہیں۔ موسیٰ نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا تو عنایہ کے دل پہ ہاتھ پڑا۔اسے یاد آیا کہ مہینے کا آخر

ہے ان دنوں تو موسیٰ کے پاس بس آفس آنے اور جانے کے لیے بائیک کے پٹرول کے ہی

پیسے مشکل سے ارینج ہوتے تھے۔

آپ فکر مت کریں۔ میں گھر جا کر کچھ کھالونگی۔ چلیں یہاں سے۔ایک وفادار اور ہمدرد

بیوی کی طرح عنایہ نے پیٹ میں اودھم مچاتے چوہوں کو نظر انداز کیا اور واپسی کے لیے

مڑ گئی۔

گھر میں سوائے طعنوں کے کیا ملے گا ۔۔بیٹھ جاؤ

موسیٰ نے نرمی سے کہا تو عنایہ بے بسی سے اس کی طرف دیکھتی بیٹھ گئی۔ موسیٰ نے دو

پوریوں کا آرڈر دیا اور پھر ہوٹل میں بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگا جن میں سے زیادہ تر مرد

حضرات ہی تھے۔ موسیٰ اور عنایہ فیملی کے لیے بنے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

آپ کی امی کیا سچ میں بہت غصہ ہیں؟ خاموشی کے وقفے سے گھبرا کر عنایہ نے سوال کیا تو

موسیٰ نے ایک نگاہ اس کے پریشان چہرے پر ڈالی۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ اماں میری لو میرج کے حق میں نہیں تھیں مگر پھر بھی انھوں نے یہ شادی کروائی کیونکہ ان کے اکلوتے اور لاڈلے بیٹے کی خوشی کا معاملہ تھا مگر افسوس ان چھ مہینوں میں تمہاری اور ماں کی دوستی نہیں ہو سکی بلکہ فاصلے ہی بڑھے ہیں۔اب تو میں بھی ان روز روز کے لڑائی جھگڑوں سے تنگ آگیا ہوں۔ موسیٰ نے اکتا کر کہا تو عنایہ سر جھکا کر کچھ سوچنے لگی۔

اماں کو ہر وقت یہ ہی ڈر ہے کہ میں ان کا بیٹا لے کر کہیں چلی جاؤں گی جبکہ میں نے تو اس گھر کو گھر بنانے کی پوری کوشش کی۔ پچھلے دس دن سے میکے میں تھی۔اماں کا فون نہیں آیا۔نہ انہوں نے مجھے واپس آنے کا کہا۔جب کے اس دن بلاوجہ ڈانٹا بھی انہوں نے تھا۔ میرا کیا قصور اگر ارم کے شوہر زین کو تیز مصالحہ والے کھانے پسند نہیں ہیں۔میں نے تو ہر چیز بہترین بنائی تھی۔"

عنایہ نے دس دن پہ کی بات یاد کرتے ہوئے کہا ۔ جب اس کی اکلوتی بڑی نند کو لینے اس اس کے شوہر نے آنا تھا اور عنایہ نے اپنی طرف سے بہترین دعوت کی تیاری کی مگر اماں کئ بار یاد کروانے پر بھی عنایہ نے کھانوں میں

تیز مرچ مصالحہ ڈال دیا تھا ۔ کھانا خوش شکل تو تھا مگر تیز نمک مرچ وجہ سے زین کے لیے کھانا ممکن نہیں رہا۔اس لیے وہ بس سلاد اور رائتہ لے کر بیٹھا رہا۔اماں جنھوں نے اپنے داماد کے لیے اتنا اہتمام کروایا تھا،انھیں عنایہ کی لاپرواہی پر بہت غصہ آیا۔اوپر سے عنایہ کا لاپرواہ رویہ ان کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔

داماد کو منہ بناتے دیکھ اماں کو شدید غصہ آیا اور وہ سب کے سامنے عنایہ پر غصہ کر گئیں۔

عنایہ بیٹی! تمہیں خاص طور پر سمجھایا تھا کہ نمک مرچ ہلکی رکھنا مگر تم نے اس بات کا خیال نہیں رکھا۔

اماں کے سخت لہجے پر عنایہ کو سب کے سامنے بہت انسلٹ محسوس ہوئی۔اس نے شکایتی نگاہوں سے موسیٰ کی طرف دیکھا مگر موسیٰ نے توجہ نہیں دی۔

زین نے نرمی سے اماں کو سمجھایا۔

اماں جی! آپ غصہ مت کریں۔ایسی غلطی تو آپ کی بیٹی بھی اکثر کرتی ہے مگر میری کیا مجال کچھ کہہ سکوں۔

زین نے شرارت سے ارم کو دیکھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی جبکہ اماں بے ساختہ ہنس پڑی۔ وہ دونوں سب سے مل کر رخصت ہو گئے تو موسیٰ کمرے میں آیا اور آتے ہی عنایہ سے کہنے لگا۔

عنایہ! مجھے تم سے اس رویہ کی امید نہیں تھی۔ موسیٰ نے افسوس سے بھرے لہجے انداز میں کہا تو غصے میں بھری بیٹھی عنایہ ایک دم چیخ اٹھی۔۔۔۔

اور مجھے آپ سے ہرگز آپ سے اتنے بزدلانہ رویہ کی توقع نہیں تھی۔ شادی سے پہلے تو محبت نبھانے کے بہت دعوے کیے تھے اور شادی کے بعد اپنی ماں بہن کے آگے کچھ نظر نہیں آتا۔

میں نے آپ کی خاطر اپنی اعلیٰ زندگی کو چھوڑا۔ ایک غریب گھرانے میں شادی کی اور مجھے یہ صلہ ملا کہ میرا شوہر میرا دفاع ہی نہیں کر سکا۔۔۔

عنایہ نے غصے میں کچھ زیادہ ہی سخت بول گئی۔ موسیٰ چپ چاپ اسے دیکھتا رہا۔ عنایہ کو اپنے تیز لہجہ اور لفظوں کا احساس ہوا تو ایک دم ندامت نے اسے گھیر لیا۔۔

عنایہ ! مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی جلدی ہم محبت میں حساب کتاب کرنے لگ جائیں گے۔

موسیٰ نے افسوس سے کہااور کمرے سے باہر نکل گیا۔

عنایہ نے دل میں ایک تہیہ کیااور پھر اگلے دن صبح سویرے ہی گھر سے ڈرائیور کو بلا کر وہ میکہ چلی گئی۔

اماں اور موسیٰ حیرانی سے اسے جاتا دیکھتے ہی رہ گئے۔

عنایہ کو میکہ آئے ایک دن ہی ہوا تھا ، جب اس نے یہ بات اپنی امی اور چھوٹی بہن کو بتائی تو انہوں نے اس کی طرف داری نہیں کی تھی ۔

عنایہ ! غلطی تمہاری تھی۔ تمہیں مان لینا چاہیے تھا۔امی نے دوٹوک انداز میں کہا تو عنایہ سر جھکا کر رہ گئی۔۔۔ مگر اس کی انا ابھی بھی ہر چیز سے آگے تھی۔

اس دوران موسیٰ نے بھی اسے سمجھانے اور منانے کی بہت کوشش کی۔ مگر عنایہ نے اپنی غلطی تسلیم نہیں کی۔۔ عنایہ کی ہڈدھرمی دیکھ کر اس کی امی نے رات ہی موسیٰ کو فون کر دیا تھا۔کے عنایہ کو آکر لے جاؤ۔۔۔

شادی شدہ بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔

عنایہ ماں کے حکم پر سر جھکا کر چپ ہو گی کہ بہرحال موسیٰ اس کا اپنا انتخاب تھا۔۔آج صبح موسیٰ اسے لینے آگیا تو عنایہ کے والدین نے داماد کا خوشی سے استقبال کیا۔موسیٰ آفس جانے کا کہہ کر زیادہ دیر وہاں بیٹھا نہیں اور عنایہ کو لیکر گھر سے پیدل ہی نکل پڑا۔جس پر گھر والے حیران تو ہوئے مگر چپ ہوگئے کہ یہ ان دونوں کا مسئلہ تھا۔

جبکہ عنایہ سمجھی کہ موسیٰ مین سڑک سے رکشہ یا ٹیکسی لے لے گا مگر جب وہ پیدل ہی چلتا رہا تو عنایہ پریشان ہو گئی۔

اف! آپ کی بائیک کہاں ہے؟ عنایہ نے تپ کر پوچھا۔

گھر پہ خراب کھڑی ہے۔ٹھیک کروانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔موسیٰ نے اطمینان سے کہا تو عنایہ چپ ہو گئی۔

اتنے دن کیسے گزارے؟ عنایہ نے مدھم لہجہ میں سوال کیا۔

لوکل وینو اور بسوں میں دھکے کھا کر۔ناشتہ کیے بغیر گھر سے نکلتا تھا۔دوپہر کو کسی ریڑھی والے سے نان پکوڑے یا کبھی چنے لے کر کھانا کھالیتا تھا۔اللہ کا شکر ہے دن گزر ہی گئے۔

موسیٰ نے بے چارگی سے کہا تو عنایہ کو افسوس ہوا کہ وہ میکہ میں مزے سے رہ رہی تھی جبکہ اس کا شوہر گھر اور آفس میں دھکے کھا رہا تھا۔ کیونکہ گھر میں اس کا خیال کرنے رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ اماں تو کئی بیماریوں

کا شکار تھیں۔ ان سے کچن کے کام اب نہیں ہوتے تھے۔ عنایہ ناشتے کے انتظار میں بیٹھی ان ہی سوچوں میں گم تھی۔ جب موسیٰ نے اسے مخاطب کیا۔

غلطی میری ہی ہے شاید! میں تمہارے خواب پورے نہیں کر سکا۔ موسیٰ نے سنجیدگی سے کہا۔

میرے سب خواب آپ سے جڑے ہیں موسیٰ! بس اس دن اماں نے سب کے سامنے ناجائز ڈانٹا تو مجھے بھی غصہ آ گیا اور۔۔۔۔۔

عنایہ نے جلدی سے کچھ کہنا چاہا۔

عنایہ ! اگر تم اپنی غلطی نہیں مان سکتی تو پلیز اس ٹاپک کو مت چھیڑو۔ ارم کی اس کے شوہر کے سامنے بے عزتی ہو گئی اور کیا ہوا۔ تم نے تو اپنی دانست میں سب کچھ ٹھیک کیا۔ بھلے تمہارے شوہر اور ساس کو اگلے باتیں سناتے ہوں۔ تم تو ٹھیک ہو نا۔

موسیٰ نے اداسی سے کہا تو عنایہ شر مندہ ہو کر چپ ہو گئ۔ اس وقت ویٹر پھولی ہوئی پوریاں اور چنے لے آیا۔

میٹھی لسّی کا ایک گلاس بھی لے آؤ۔ موسیٰ نے جلدی سے کہا تو عنایہ نے حیرانی سے دیکھا۔ موسیٰ مسکرا دیا۔

تمہیں میٹھی لسّی پسند ہے نا۔۔۔۔۔۔! موسیٰ نے محبت سے کہا تو عنایہ کی آنکھوں میں نمی پھیل گئی۔

بسم اللہ کریں۔ عنایہ نے رندھے لہجہ میں کہا۔

نہیں تم کھاؤ۔ موسیٰ نے نفی میں سر ہلایا۔

میں آپ کے بغیر کیسے کھا سکتی ہوں۔ عنایہ نے تڑپ کر کہا۔

دس دن سے جیسے کھا رہی تھیں؟ ویسے ہی کھالو۔ ویسے بھی پچھلے دس دنوں میں اس وقت بھوکا رہنے کی عادت پکی ہو چکی ہے۔

موسیٰ نے لاپرواہی سے کہا تو عنایہ شرمندگی سے سر جھک گیا۔

آپ سے کہا تو تھا کہ میرے میکہ چلے آئیں۔ یہاں سب اتنی خدمت کرتے کہ۔۔۔۔۔۔عنایہ نے جلدی سے کہا تو موسیٰ ہنس پڑا۔ اپنی بوڑھی ماں اور بیوہ بہن کو چھوڑ کر خود مزے کرتا۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔

موسیٰ نے کہا تو عنایہ نے سر جھکا لیا۔ عنایہ کو خاموش بیٹھا دیکھ کر موسیٰ نے گہری سانس لی اور پھر ہاتھ بڑھا کر پہلا نوالہ توڑا۔ موسیٰ کو کھاتا دیکھ کر عنایہ بھی کھانے لگی۔ دونوں نے ایک ایک پوری کھائی۔ موسیٰ نے اپنا والٹ کھول کر جب بل پہ کیا تو اس کے پاس پیچھے بس دو سو روپے بچے تھے۔ عنایہ لب کاٹ کر رہ گئی۔

میں اپنے شوہر سے کتنی بے خبر رہی۔ پتا نہیں مہینے کے آخری کے دن انھوں نے کیسے گزارے تھے۔

عنایہ نے افسوس سے سوچا۔اب اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ کیوں موسیٰ اسے پیدل لے کر چل رہا تھا۔

مگر گھر تو بہت دور ہے۔عنایہ نے بے ساختہ کہا تو موسیٰ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنے والٹ کو دیکھا اور مسکرا دیا۔

لوکل بس سے چلے جائیں گے مگر اس وقت میں گھر نہیں جانا چاہتا۔موسیٰ نے کہا تو عنایہ نے چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

کیوں موسیٰ؟

عنایہ نے جلدی سے کہا تو موسیٰ نے اسے وہاں سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔دونوں چلتے ہوئے پھر سڑک کنارے چلنے لگے۔اس وقت ٹریفک کا شور بڑھ چکا تھا۔سورج بھی پوری آب وتاب سے چمکنے لگا۔عنایہ نے گھبرا کر گاڑیوں کے شور اور دھویں کی طرف دیکھا اور پھر موسیٰ کی طرف دیکھا جو اب سڑک کنارے کھڑا کچھ سوچ رہا تھا۔

گھر جا کر کیا کریں گے؟وہ ہی لڑائی جھگڑے پریشانیاں۔۔۔۔۔۔۔موسیٰ نے گہری سانس لے کر کہا۔

مگر موسیٰ! ہم ساری زندگی تو اس طرح سڑک پر نہیں گزار سکتے نا۔ عنایہ نے فکر مندی سے کہا۔

کچھ دور ایک عوامی پارک ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔

پھر آگے کا سوچتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔

موسیٰ نے کہا اور چل پڑا۔ عنایہ پریشان ہوسی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ پارک میں اس وقت رش نہیں تھا چند لوگ نظر آرہے تھے۔

موسیٰ! کیا سوچنا ہے۔ گھر چلیں۔

عنایہ نے گھبرا کر کہا۔ ایسے عوامی پارک اور ان کے بارے میں بہت کچھ پڑھا اور سنا ہوا تھا ۔اس لیے عنایہ یہاں سے فوراً جانا چاہ رہی تھی۔

مگر موسیٰ سکون سے ایک کونے میں درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ مجبوراً عنایہ کو بھی وہاں بیٹھنا پڑا۔۔

موسیٰ! اس طرح پارک میں رکنا ٹھیک نہیں ہے۔ گھر چلیں۔ عنایہ نے بے صبری سے

کہا تو درخت کی شاخوں پر پھدکتی چڑیوں کو غور سے دیکھتے موسیٰ نے بے فکری سے سر ہلایا

گھر جاؤ گی تو اماں سے پھر تمہاری لڑائی ہو گی۔

ویسے بھی اماں نے کون سا تمہیں فون کر کے واپس بلایا ہے۔ موسیٰ نے بیزاری سے کہا۔

ساس بہو میں تو ایسی باتیں چلتی رہتی ہیں۔ اماں اچھی بھی ہیں۔ میرا خیال بھی رکھتی ہیں اور

عنایہ نے جلدی سے کچھ کہنا چاہا جب اچانک چند دوڑتے قدموں کی آواز آئی۔ عنایہ ڈر گئ

اور موسیٰ کے بازو سے لپٹ گئی۔

اوئے پکڑا ۔ اسکول کالج کا بہانا کر کے یہاں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

ایک بھاری مردانہ آواز پر دونوں چونکے۔

اس وقت پولیس کی وردی میں ملبوس دو سپاہی ان کے سر پر آ پہنچے۔

سر جی! یہاں بھی دو لیلیٰ مجنوں چھپے بیٹھے ہیں۔

سپاہی نے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو عنایہ گھبرا گی مگر موسیٰ اطمینان سے ٹانگیں سیدھی کرکے نیم دراز رہا۔

اوئے اوئے! مزے ہیں بھئی۔۔۔!

ایک موٹی توند والے افسر نے پاس آکر آنکھ مارتے ہوئے کہا تو موسیٰ نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔

شرم نہیں آتی! گھر میں گھر والوں سے چھپ کر یہاں بیٹھے ہوئے ہو۔ افسر نے رعب جماتے ہوئے کہا۔

گھر والوں کی حرکتوں کی وجہ سے تو یہ نوبت آئی ہے۔

موسیٰ نے بیزاری سے کہا۔ عنایہ موسیٰ سے تھوڑی دور ہو کر بیٹھ گئی کیونکہ سامنے کھڑے لوگوں کی آنکھوں میں عجیب سے اشارے اور باتیں تھیں۔

اوئے بڑا تیز ہے تو ہمارے سامنے اعتراف کر رہا ہے۔ سپاہی نے کہا تو موسیٰ نے اسے دیکھا۔

جب محبت کی شادی کرکے زندگی سکھ کے بجائے دکھ کی بانسری بجائے تو پھر اعتراف کرنے میں کیا برائی ۔۔؛؛

موسیٰ نے اداسی سے کہا تو تینوں چونک گئے۔

شادی؟ کیا سچ میں شادی کی ہوئی ہے ؟ءء

افسر نے بارعب انداز میں کہا تو موسیٰ نے گہری سانس لی اور آٹھ کھڑا ہو گیا۔

شادی کی ہوئی ہے تبھی تو اتنا اداس اور بیزار نظر آرہا ہوں اور یہ ٹرالی بیگ۔ بیگم کو میکے سے لیکر آرہا ہوں مگر گھر جانے کی ہمت نہیں پڑ رہی۔ءء

موسیٰ نے مظلومیت سے کہا۔

یار تیری کہانی اور صورت تو مجھ سے ملتی جلتی ہے۔افسر فوراً جزباتی ہو گیا۔

لاحول ولا قوۃ۔۔۔۔۔۔۔۔ءء

عنایہ نے جب موسیٰ اور اس افسر کی شکل کو ملانا چاہا تو بے ساختہ کہہ اٹھی۔ کہاں موسیٰ جیسا خوش شکل شخص اور کہاں موٹی توند اور مناسب رنگ روپ کا مالک پولیس افسر۔

بس قسمت ہی ایسی ہے اپنی تو۔۔۔۔۔۔۔ءء موسیٰ نے کہا تو وہ تینوں ہمدردی سے اسے دلاسا دینے لگے۔

جا میرے بھائی! گھر جا۔ یہ شادی شدہ زندگی کے جھمیلے ہم مردوں کا رنگ روپ ایسے ہی کھا جاتے ہیں۔ کبھی میں بھی دبنگ کے سلمان خان کی طرح اسمارٹ اور خوش شکل تھا مگر اب۔۔۔۔۔۔۔

اس افسر نے کہا تو موسیٰ کی شکل دیکھنے والی تھی جبکہ عنایہ نے اپنی ہنسی روکنے کے لیے سر جھکا لیا تھا۔

بہن کر کہہ رہا ہوں۔

اس افسر نے آگے بڑھ کر عنایہ کے جھکے سر پر ہاتھ رکھا۔ عنایہ کا نازک سر اس کے بھاری ہاتھ کے نیچے ہل کر رہ گیا۔۔

اپنے شوہر کو خوش رکھنے کی کوشش کیا کرو۔

نہیں تو تمہارا شوہر بھی میری طرح دکھی اور بیمار رہنے لگے گا۔افسر نے کہا تو عنایہ نے فوراً کہا اللہ نہ کرے۔وہ تینوں وہاں سے چلے گئے تو عنایہ نے موسیٰ کو گھورا جو مسکراتے ہوئے سر کھجارہا تھا۔

اب چلیں یا کسی اور تماشے کا انتظار ہے؟

عنایہ نے تیز لہجے میں پوچھا تو موسیٰ مسکرا کر سر ہلانے لگا۔دونوں پارک سے باہر نکلے تو چھلی والا کھڑا تھا موسیٰ نے اس کے لیے چھلی لی۔عنایہ نے چھلی پکڑ کر درمیان سے دو حصے کیئے اور ایک اسے پکڑادیا۔دونوں کچھ دور اسی طرح چلتے رہے۔

شہر کی سڑکیں ناپتے، سڑک کنارے کھڑی ریڑھی سے مزے مزے کی چیزیں کھاتے، ڈھیر ساری باتیں کریں۔۔دیکھو آج تمہاری خواہش پوری ہوگئی۔،،

موسیٰ نے ایک فوڈ کورٹ کے باہر لگی کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ عنایہ بھی تھک کر بیٹھ گئی دن کافی ڈھل چکا تھا ۔ " یہاں کے دھی بھلے یاد ہیں ناں !ءء موسیٰ نے مسکرا کر کہا تو عنایہ نے نفی میں سر ہلایا

مجھے بھوک نہیں ہے۔ مگر موسیٰ نے ایک پلیٹ دہی بھلے آرڈر کر ہی دی اور ساتھ ٹھنڈی بوتلیں۔ عنایہ کو فکر تھی کہ موسیٰ کے پاس زیادہ پیسے نہیں ہیں مگر پھر بھی وہ اسے عیاشی کروا رہا تھا۔ موسیٰ نے بل ادا کیا تو عنایہ نے اسے گھورا۔

پیسے کہاں سے آئے۔" عنایہ نے سوال کیا۔ تمہارے لیے کچھ پیسے الگ سے رکھے ہوئے تھے ۔ بے فکر رہو ۔اتنا بھی برا وقت نہیں آیا کہ تمہاریے لیے یہ سب بھی نہیں کرسکوں۔ موسیٰ نے کہا اور پھر اسے ایک جگہ سے برف کا گولا بھی لے کر دیا ۔برف کا گولا کھاتے ہوئے عنایہ نے سنجیدگی سے موسیٰ کی طرف دیکھا اور بولی۔۔۔بس بہت گھومنا پھرنا ہو گیا۔ میرے پاس کچھ پیسے ہے یہاں سے رکشہ لے لیتے ہیں موسیٰ نے نفی میں سر ہلایا میں گھر نہیں جانا چاہتا اماں کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں موسیٰ نے کہا اور پھر جیب سے اپنا پرانا موبائل فون نکالا اور کال ملانے لگا تو عنایہ فون چھین کر بند کر دیا۔

آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ بوڑھی ماں کو ایسا ظالم دکھ دیں گے۔ عنایہ نے غصے سے کہا ۔جوان بیوی بھی تو انھیں برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ موسیٰ نے سنجیدگی سے کہا تو

عنایہ شرمندہ ہو گئ۔ ٹھیک ہے موسیٰ! میں مان لیتی ہوں کہ میری غلطی تھی میں نے جان بوجھ کر بات کو بڑھایا۔ اگر میں چاہتی تو اپنی غلطی کا اعتراف کر سکتی تھی اماں در گزر کر دیتیں بس مجھے بھی غصہ آگیا تھا عنایہ نے اعتراف کیا اب کیا فایدہ میں گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا ہوں موسیٰ نے سنجیدگی سے کہا مگر میں اپنا گھر کیوں چھوڑ و سڑکوں پہ رکنے خوار ہونے لوگوں کی گندی سوالیہ نگاہوں کو جھیلنے کے لیے اللہ کا شکر ہے چھوٹا ہی سہی مگر ہمارا ذاتی گھر ہے ہر طرح کا سکون ہے گھر میں ہم تین ہی لوگ ہیں لڑائی جھگڑے کس گھر میں نہیں ہوتے حد ہو گئی عنایہ نے غصہ سے کہا اور پھر سڑک کے کنارے جاتا خالی رکشہ ہاتھ دے کے روک لیا چلے بیٹھے عنایہ نے حکم دیا اور پھر اس کو انتظار کیے بغیر رکشہ میں بیٹھ گئ موسیٰ کے بیٹھتے ہی رکشہ والے نے تیز اسپیڈ میں رکشہ بھگایا بھائی آرام سے ہم نے گھر پہنچنا ہے اوپر نہیں عنایہ نے دہل کر کہا تو رکشہ والے نے فوراً رفتار ہلکی کر دی پتا نہیں کتنے پیسے بنے گے موسیٰ نے پریشانی سے خود کلامی کی فکر مت کرے میرے پاس کچھ پیسے ہے عنایہ نے آہستہ آواز میں کہا یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ شوہر غریب ہے موسیٰ نے افسردگی سے کہا جی نہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ شوہر کی کتنی فکر ہے عنایہ نے مدہم آواز

میں کہاتا کہ رکشہ والا نہ سن سکے فکر ہوتی تو۔۔۔موسیٰ نے بات اُدھوری چھوڑ دیں بس کر دیں آپ تو ساس کی طرح طعنے دے رہے ہیں۔

عنایہ نے چڑ کر کہا تو موسیٰ زیر لب مسکراتے ہوئے رکشے سے باہر دیکھنے لگا دوپہر ڈھلنے کے قریب تھی سارے دن کی خواری کے بعد باہر سے آتی ٹھنڈی ہوا سے سکون سا محسوس ہونے لگا وہ دونوں تیزی سے اپنی اپنی طرف کے گزرے منظروں کو دیکھتے ہوئے سوچوں کے دھارے میں بہہ رہے تھے۔ میں نے کتنی حماقت کی۔دس دن اپنے شوہر اپنے گھر سے روٹھ کر میکے بیٹھی رہی اللہ بھلا کرے میرے والدین کا جنہوں نے مجھے مسلسل سمجھایا اور پھر موسیٰ کے آنے پر ان کے ساتھ ہنسی خوشی بھیج دیا میں تو ابھی مزید کچھ دن رکنا چاہ رہی تھی۔شکر ہے۔ وقت پر درست فیصلہ کرلیا اب ہر گز اماں سے بحث نہیں کروگی عنایہ نے دل میں پکا عہد کیا۔رسک تو میں نے کافی بڑا لیا مگر اللہ نے عزت رکھ لی پتا نہیں گھر جا کر کیا صورتحال بنے گی موسیٰ نے کن اکھیوں سے سوچوں میں گم عنایہ کی طرف دیکھا۔ عصر کی اذان ہو رہی تھی جب ان کا رکشہ ایک گنجان آباد علاقے

کے تین مرلہ گھر کے سامنے رکا موسیٰ سے پہلے عنایہ نیچے اتری۔ تم اندر چلو میں پیسے دیکر آتا ہوں۔ موسیٰ نے سنجیدگی سے کہا تو بیگ کی زپ کھولتی ہوئی عنایہ رک گئی۔

مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عنایہ نے کچھ کہنا چاہا تو موسیٰ نے اسے چپ کروادیا عنایہ سر ہلاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی دروازے کے پاس پہنچ کر عنایہ سر گھما کر دیکھا کے شاید پیسے پورے نہ ہونے کی وجہ سے موسیٰ اس سے مدد مانگے گا مگر موسیٰ کو پانچ سو کا نوٹ رکشے والے کو پکڑاتے دیکھ کر وہ چونک گئی۔ ان کے پاس تو صرف دو سو روپے تھے جس میں سے ہم نے جھلی بھی لی تھی۔اور برف کا گولا اور دہی بھلے بھی کھائے تھے عنایہ نے جلدی سے حساب لگایا۔اسی وقت اچانک بیرونی دروازہ کھلا۔ارم کا شوہر زین کسی کام سے باہر نکل رہا تھا عنایہ کو دیکھ کر چونک گیا اور پھر جوش انداز میں اندر کی طرف منہ کر کے آواز لگائی۔ ارم اماں جلدی آو بھابی اور موسیٰ آگئے زین نے پر جوش انداز میں کہا تو عنایہ چونک گئی۔ کیا یہ لوگ میری آمد سے باخبر تھے عنایہ نے حیرانی سے سوچا اسی وقت اندر سے ہنستی ہوئی ارم اور اماں باہر آئی شکر ہے بھابی آپ آگئیں ارم نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی ساری گھر صاف ستھرا اور کھانے کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا میر بہو میرے گھر کی رونق آگی ہے اماں نے اسے گلے لگایا اور

پھراس کے سر پر سے چند۔نوٹ سارے عنایہ حیرانی سے آپنے استقبال کو دیکھتی رہ گئی موسیٰ بھی گھر کے اندر داخل ہوااور مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیاارم جلدی سے سب کے لیے جوس لینے چلی گئی اماں عنایہ سے اس کے گھر والوں کا حال پوچھنے لگی۔ سلجھی ہوئی عنایہ ان کے سوالوں کے جواب دیتے ہوے بار بار موسیٰ کی طرف دیکھ رہی تھی جوزین سے باتیں کرنے میں مشغول تھا موسیٰ بھای آپ کی بائیک ٹھیک ہو گی ہے مکینک گھر دے گیا تھا آپ چیک کرلیں زین نے کہا تو موسیٰ نے سر ہلایااور آٹھ کر بائیک دیکھنے چلا گیا موسیٰ کہہ رہا تھا کہ آفس سے واپسی پر عنایہ کو لیکر آؤنگا دوپہر کے کھانے پر انتظار مت کیجئے گا میں نے توارم سے کہا کہ سب کچھ تیار رکھوں میری بہو جس وقت آئیگی سب مل کر کھانا کھائیں گے اماں نے لگاوٹ سے کہا تو عنایہ سمجھ کر سر ہلانے لگی۔ میں فریش ہو جاؤں پھر کھانا کھاتے ہیں عنایہ نہ کہااور اپنے کمرے میں چلی گئ موسیٰ کسی کام سے کمرے میں آیا رومنی سجا کر کرسے پر بیٹھی عنایہ کو دیکھ کر پہلے چونکہ اور پھر مسکرادیا عنایہ نے نروٹھے پن سے اس کی طرف دیکھااور پھر رخ پھیر لیا کیا مجھے معافی مانگنی چاہیے۔ موسیٰ نے سنجیدگی سے سوال کیا عنایہ نے گردن اٹھا کر دیکھا موسیٰ کی مسکراتی آنکھوں نے اس کے اندر روشنی پھیلادی تھی مگر وہ باظاہر ناراض ہی رہی آپ نے جھوٹ کیوں

بولا عنایہ نے سوال کیا موسیٰ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ جھوٹ نہیں تمہیں سرپرائز دیا ہے موسیٰ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو عنایہ نے اسے گھورا اور اگر میں آپ کے جھوٹ کو سچ سمجھ کر سچ میں گھر آنے سے منع کر دیتی تو عنایہ نے فکر مندی سے کہا عنایہ تمہاری اور میری محبت کی شادی کے۔ تم نے معاشی حالات کا واضح فرق دیکھتے ہوئے بھی میرے ساتھ کو قبول کیا۔ تمہارا امتمول گھرانا اور میں غریب ماں کا بیٹا مگر ہماری محبت ہر چیز پر حاوی رہی یہ یقین مجھے آج بھی تھا اسی لیے بس اک چھوٹا سا مزاق کیا موسیٰ نے مسکرا کر کہا تو عنایہ سوچ میں پڑ گئی بہرے حال یہ میری اک پرانی خواہش تو پوری کر دی آپ نے عنایہ نے اطمینان سے مسکراتے ہوئے کہا کیسی خواہش موسیٰ چونکہ ایک دن تمہارے ساتھ اپنی مرضی اور پسند سے گزارنے کا عنایہ نے مسکرا کر کہا تو موسیٰ ہنس پڑا ہاں یہ دن ہماری محبت کے باب میں ہمیشہ خاص بن کر رہیں گا موسیٰ نے کہا تو عنایہ نے مسکرا کر سر ہلایا ویسے اصل سرپرائز تو کچھ اور ہے موسیٰ نے کہا تو عنایہ چونکی وہ کیا عنایہ نے جلدی سے پوچھا مجھے آفس کی طرف سے بونس ملا ہے یہ خوشی منانے کے لیے ہی تو آج سب اکھٹے ہوئے ہیں موسیٰ نے کہا تو عنایہ نے بے ساختہ اپنے رب کا شکر ادا کیا اس نے مشکل میں آسانی عطا کی تھی مغرب کی نماز کے بعد ارم نے کھانا لگا دیا اک دستر خوان پر بیٹھ کر

خوش ذائقہ کھانا کھاتے ہوے وہ سب چھوٹی چھوٹی باتوں پر خلوص دل سے ہنس رہے

تھے عنایہ نے سب کے ہنستے چہروں کو دیکھ کر بے ساختہ سوچا آج کا دن سچ میں خوبصورت

اور مکمل تھا موسیٰ کے محبت اور توجہ سے ادا کیے اک چھوٹے سے عمل نے عنایہ کو بہتر

راستہ دکھا دیا تھا موسیٰ کی سمجھداری اور تحمل مزاجی کی وجہ سے اسے آج کی خوبصورت

شام سب اپنوں کے سنگ گزارنے کے لیے ملی تھی

ختم شد

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلائم علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959